Money Bill - 2023

تقریر

سینیٹر محمد اسحاق ڈار

وفاقی وزیر برائے خزانہ و مالیات

مورخہ : 10 اپریل 2023

حکومت پاکستان

وزارت خزانہ و مالیات

اسلام آباد

جناب اسپیکر!

1۔ اس سے پہلے کہ میںMoney Bill-2023 کے موضوع پر اس معزز ایوان کو اعتماد میں لوں میں آپ کی اجازت سے گزشتہ پانچ سال کی معاشی تاریخ کا ایک مختصر جائزہ پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب اسپیکر!

2۔ معزز اراکین کو یاد ہوگا کہ مالی سال 17-2016 تک وزیر اعظم محمد نواز شریف کی قیادت میں پاکستان کی معیشت کی نمو %6 پر پہنچ چکی تھی۔ افراط زر کی شرح %4 تھی۔ کھانے پینے کی اشیاء کی مہنگائی میں سالانہ اوسطاً اضافہ صرف %2 تھا۔ پالیسی ریٹ %6 اور سٹاک ایکسچینج ساؤتھ ایشیاء میں نمبر 1 اور پوری دنیا میں پانچویں نمبر پر تھی۔ پاکستان خوشحالی اور معاشی ترقی کی جانب گامزن تھا اور دنیا پاکستان کی ترقی و خوشحالی کی معترف تھی۔ گلوبل ادارہ Price Waterhouse Cooper (PWC) کی projection کے مطابق سال 2030 تک پاکستان دنیا کی G-20 یعنی 20 سب سے بڑی معیشتوں میں شامل ہونے جا رہا تھا۔ پاکستانی روپیہ مستحکم اور زرمبادلہ کے ذخائر 24 ارب ڈالر کا بلندترین تاریخی ریکارڈ قائم کر چکے تھے۔ ان حالات میں آناً فاناً منتخب جمہوری حکومت کے خلاف سازشوں کے جال بچھا دیئے گئے۔ جس کے نتیجے میں ایک Selected حکومت وجود میں آئی۔ یہ ایک غیر سیاسی تبدیلی تھی جس نے ایک کامیاب اور بھرپور مینڈیٹ کی حامل حکومت کی دی ہوئی معاشی پالیسیوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ اس Selected حکومت کی معاشی ناکامیوں پر اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ جو ملک 2017 میں دنیا کی 24ویں بڑی معیشت بن چکا تھا وہ 2022 میں گر کر 47ویں نمبر پر آ گیا۔

جناب اسپیکر!

3- ایک سال پہلے selected حکومت کو آئینی طریقے سے Vote of no confidence کے ذریعے جب نکالا گیا تو وزیراعظم محمد شہباز شریف کی قیادت میں مخلوط حکومت کو ایک تباہ شدہ معیشت ورثے میں ملی۔ مالیاتی خسارہ بلند ترین شرح یعنی 7.9فیصد پر تھا۔ بیرونی ادائیگیوں کا خسارہ 17.4 ارب ڈالر تھا اور تجارتی خسارہ 40 ارب ڈالر پر پہنچ چکا تھا۔معیشت تباہی کے دھانے پر تھی۔ 2013 سے 2018 کے درمیان پاکستانی معیشت مضبوط بنیادوں پر کھڑی ہو چکی تھی جسے ہمارے پیش روؤں نے پونے چار سال میں تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔

جناب اسپیکر!

4- موجودہ اتحادی حکومت کو آتے ہی سب سے بڑا چیلنج ملک کو معاشی دیوالیہ (Default) ہونے سے بچانا تھا۔ الحمداللہ آپ کی حکومت نے اللہ کی مہربانی ، عوام کی دعاؤں اور انتھک محنت سے یہ کام پورا کیا۔اب اگلا مرحلہ ایک خوشحال راہ کا تعین اورعوام کو ریلیف پہنچانے کا ہے۔لیکن سازشی عناصر ملک کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔ سازشی عناصر سے میری مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو تو سیاسی کہتے ہیں لیکن ملک کے خلاف کسی بھی سازش سے گریزاں نہیں اور ہر وقت ذاتی مفادات کی خاطر ملک کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ملک کو معاشی طور پر دیوالیہ نہیں کر سکے تو اب ملک میں ایک بڑی سازش کے ذریعے آئینی بحران پیدا کر چکے ہیں۔

جناب اسپیکر!

5- پی ٹی آئی کی قیادت مسلسل کوشش کر رہی ہے کہ قوم میں مایوسی اور انتشار پھیلے۔ ان کی خواہش ہے کہ IMF کے ساتھ معاہدہ نہ ہوسکے اور پاکستان خدانخواستہ دیوالیہ ہوجائے۔ یہ لوگ ہر وقت بری خبروں کے منتظر رہتے ہیں اور لگاتار افواہیں پھیلاتے ہیں۔ ابھی حال میں ہی انہوں نے میرے امریکہ کے دورے کی منسوخی کے بارے میں غلط خبریں اور بے بنیاد تجزیئے پیش کئے۔ ایسے لوگ پاکستان کے خیرخواہ اور رہنما ہونے

کے لائق نہیں۔ یہ ملک دشمنی پر اتر آئے ہوئے ہیں اور کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے جس سے اقوام عالم میں ملک کی جگ ہنسائی ہو۔

جناب اسپیکر!

6- پاکستان مسلم لیگ (ن) پاکستان کی وہ واحد حکومت تھی جس نے IMF Program کو 2013 سے 2016 تک کامیابی سے مکمل کیا اور اب جب موجودہ حکومت نے ملک کی باگ دوڑ سنبھالی تو ملکی معیشت نہ صرف ایک بحران سے گزر رہی تھی بلکہ IMF Program کے Off Track ہونے کی وجہ سے غیر یقینی کی صورت حال کا سامنا تھا جو معاشی بحران کو مزید سنگین کر رہی تھی۔ PTI نے حکومت چھوڑنے سے پہلے IMF کے ساتھ طے شدہ شرائط پر عمل درآمد نہیں کیا بلکہ جو معاہدہ کیا ہوا تھا اس کے برعکس کام کئے جس کی وجہ سے پاکستان کی ساکھ بری طرح متاثر ہوئی۔ اس کے علاوہ بیرونی عوامل خاص طور پر Russia-Ukraine War اور اندرونی طور پر سیلاب کی تباہ کاریوں نے معیشت پر ناقابل برداشت بوجھ ڈالا۔

جناب اسپیکر!

7- ہماری حکومت نے ان مشکل حالات میں ریاست کو سیاست پر ترجیح دیتے ہوئے بڑے مشکل فیصلے کئے۔ اگر ایسے نہ کیا جاتا تو ملک دیوالیہ ہو چکا ہوتا۔ ان فیصلوں کے نتیجے میں موجودہ مخلوط حکومت نے بے پناہ سیاسی نقصان اٹھایا مگر اس کے عوض ملک کی معاشی تنزلی کو تھام لیا اور اب ہم معاشی استحکام سے ترقی کی طرف چل پڑے ہیں۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ سابقہ حکومت کی Sovereign Committments کو پورا کرتے ہوئے IMF کا پروگرام مکمل کریں اور پاکستان کو دوبارہ ترقی کی راہ پر گامزن کریں۔ موجودہ حکومت انشاء اللہ IMF Program کو مکمل کرے گی اور اس حوالے سے Staff Level Agreement کو بہت جلد سائن کر لیا جائے گا۔

جناب اسپیکر!

8- پی ٹی آئی کی قیادت مہنگائی، روپے کی قدر میں کمی اور خراب معاشی صورتحال کے لئے موجودہ حکومت کو مورد الزام ٹھہرا رہی ہے۔ جبکہ حقیقت کا ان الزامات سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ آج کی خراب معاشی صورتحال کی ذمہ دار صرف اور صرف پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے۔ کیونکہ یہ سب گذشتہ چار سال کی معاشی بدانتظامی کا شاخسانہ ہے۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی سطح پر خراب معاشی صورتحال، عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافہ اور سال 2022 میں بدترین سیلاب اور اس کی تباہ کاریوں نے ملکی معاشی مشکلات میں مزید اضافہ کیا۔

جناب اسپیکر!

9- صرف سیلاب کی وجہ سے ملکی املاک کو 14 ارب ڈالر یعنی 4000 ارب روپے کا نقصان ہوا۔ جبکہ ملکی معیشت یعنی GDP کو 16 ارب ڈالر یعنی 4500 ارب روپے کا نقصان ہوا۔ سیلاب سے متاثرہ عوام کی بحالی اور آبادکاری کے لئے 4500 ارب روپے کی ضرورت ہے۔ FAO کے تخمینے کے مطابق سال 2021 کے مقابلے میں سال 2022 کے دوران بین الاقوامی سطح پر خوراک کی قیمتوں میں 14.3 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان تیل، گندم، دالیں، خوردنی تیل اور کھاد درآمد کرنے والے ممالک میں شامل ہے جس کی ہمیں فارن کرنسی/ ڈالروں میں ادائیگی کرنی پڑتی ہے۔

جناب اسپیکر!

10- حکومت عوام کو ریلیف دینے کے لئے ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے تاکہ مہنگائی کے منفی اثرات سے ان کو بچایا جا سکے۔ مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے پچھلے ماہ BISP کی مد میں 25 فیصد اضافہ کیا اور بجٹ کو 360 ارب روپے سے بڑھا کر 400 ارب روپے کر دیا۔ اس کا اطلاق یکم جنوری 2023 سے کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وفاقی حکومت کی معاونت سے پنجاب اور خیبر پختونخواہ کے صوبوں میں مفت آٹے کی تقسیم کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کے علاوہ یوٹیلٹی سٹور کارپوریشن (USC) کے ذریعے عوام کو سستی اشیاء

وزیراعظم ریلیف پیکیج اور رمضان پیکیج کے ذریعے مہیا کی جارہی ہیں۔ اس مد میں حکومت پاکستان موجودہ مالی سال میں 23 ارب روپے کی سبسڈی مہیا کر رہی ہے۔

جناب اسپیکر!

11- موجودہ حکومت کے بروقت اقدامات سے کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ (CAD) میں تقریباً 70 فیصد کی کمی ہوئی ہے اور یہ رواں مالی سال کے پہلے 8 ماہ کے دوران 3 ارب 86 کروڑ ڈالر پر آ گیا ہے جو گذشتہ مالی سال کے اسی عرصہ کے دوران 12 ارب 77 لاکھ ڈالر تھا۔ جولائی 2022 تا مارچ 2023 کے دوران PTI حکومت کے مقابلے میں تجارتی خسارہ (TD) میں 35.5 فیصد کمی واقع ہوئی اور تجارتی خسارہ 22 ارب 90 کروڑ ڈالر رہا جو گذشتہ مالی سال کے اسی عرصہ کے دوران 35 ارب 50 کروڑ ڈالر تھا۔ جولائی-مارچ 2023 کے دوران برآمدات 9.9 فیصد کمی کے ساتھ 21 ارب ڈالر پر آ گئے۔ جو گذشتہ مالی سال کے اسی عرصہ کے دوران 23 ارب 30 کروڑ ڈالر ریکارڈ ہوئے تھے۔

جناب اسپیکر!

12- موجودہ مخلوط حکومت کے مشکل فیصلوں کی وجہ سے ملک ڈیفالٹ سے بچ گیا ہے اور زرمبادلہ کے ذخائر میں گراوٹ کو کم کیا۔ مالی سال 2022 کی تیسری سہ ماہی (جنوری سے مارچ 2022) میں 6400 ملین ڈالر کے حساب سے ذخائر میں کمی واقع ہوئی۔ اگر یہ کمی اسی طرح جاری رہتی تو پاکستان کب کا دیوالیہ ہو چکا ہوتا۔

جناب اسپیکر!

13- پاکستان مسلم لیگ(ن) کو 2013 میں 503 ارب روپے کا گردشی قرضہ ملا جو کہ مالی سال 2018 تک بڑھ کر 1148 ارب روپے پر پہنچ گیا۔ یعنی 5 سالوں میں گردشی قرضوں میں 645 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ پی ٹی آئی کے غیر سنجیدہ رویہ کی وجہ سے توانائی کا شعبہ شدید بدنظمی کا شکار ہوا۔ عمران خان کے 4

سالہ دورحکومت میں گردشی قرضوں میں 1319 ارب روپے کا اضافہ ہوا اور یہ 1148 ارب روپے سے بڑھ کر 2467 ارب روپے پر پہنچ گیا۔ پاکستان کا مجموعی قرضہ (Public Debt) جو کہ مالی سال 2018 میں 25 ہزار ارب روپے تھا۔ وہ 4 سال میں 19 ہزار ارب روپے کا اضافہ ہو کر 44 ہزار ارب ہو گیا۔اس طرح اس میں 76 فیصد اضافہ ہوا۔ مالی سال 2018 میں مجموعی قرضہ اور ادائیگیاں (publilc debt and liabilities) 30 ہزار ارب روپے تھیں جو کہ پی ٹی آئی کے دور میں 54 ہزار ارب روپے پر پہنچ گئیں۔اس طرح اس میں 80 فیصد اضافہ ہوا۔

جناب اسپیکر!

14- جولائی 2022 سے اب تک حکومت ماضی کے تقریباً 12 ارب ڈالر کے بین الاقوامی قرضہ جات کی ادائیگی کر چکی ہے اور اب تک تمام تر بیرونی ادائیگیاں بروقت ہو رہی ہیں۔ اس کے باوجود اب ملکی زرمبادلہ کے ذخائر 9 ارب 60 کروڑ ڈالر ہیں جس میں مرکزی بنک کے پاس 4 ارب 10 کروڑ جبکہ کمرشل بنکوں کے پاس 5 ارب 50 کروڑ ڈالر موجود ہیں۔ حکومت نے حکمت عملی بنائی ہے کہ ملکی زرمبادلہ کے ذخائر 30جون 2023 تک تقریباً 13 ارب ڈالر کے قریب پہنچ جائیں ۔ اس کے علاوہ حکومت نے دوست ممالک اور ڈویلپمنٹ پارٹنرز (Development partners) کے ساتھ بھی بہتر تعلقات قائم کرنے کیلئے اقدامات اٹھائے ہیں جو کہ پچھلے چند سالوں میں تنزلی کا شکار ہوگئے تھے۔ اس سے معاشی بحالی میں مدد ملے گی۔ حکومت نے غیرملکی زرمبادلہ کی غیر قانونی ترسیل کوختم کرنے کیلئے بھی انتظامی اقدامات اٹھائے ہیں جس کے مثبت نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔

جناب اسپیکر!

15- مالیاتی نظم و ضبط یقینی بنانے کیلئے حکومت اخراجات میں کمی اور آمدن بڑھانے کیلئے اقدامات کر رہی ہے۔ موجودہ حکومت کی پالیسی ہے کہ untargeted subsidy کوختم کر کے معاشی طور پر پسے ہوئے اورکم آمدنی والے طبقے کومراعات (Targetted Subsidy) دے۔

جناب اسپیکر!

16- موجودہ حکومت پارلیمنٹ کی بالادستی اور آئین و قانون کی حکمرانی پر پختہ یقین رکھتی ہے۔ پی ٹی آئی نے ایک باقاعدہ منظّم سازش کے ذریعے آئینی وقانونی بحران پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔نیشنل اسمبلی کے رکن کے طور پر استعفے پیش کرکے عوامی مینڈیٹ کی توہین کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب اسمبلی اور پختونخواہ اسمبلی کومقررہ آئینی مدت سے پہلے تحلیل کروا دیا۔ ان اقدامات کا واحد مقصد وطن عزیز میں سیاسی افراتفری اور لاقانونیت کو ہوا دینا ہے۔ ملک میں الیکشن کا منعقد ہونا ایک آئینی ذمہ داری ہے۔لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ قومی اور تمام صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ہی وقت میں نگران حکومتوں کے زیر انتظام کرائے جائیں۔ اس سے اخراجات کی مد میں بچت کی جاسکتی ہے اور انتخابات کو منصفانہ ، آزادانہ اور غیر جانبدارانہ بنایا جاسکتا ہے۔

جناب اسپیکر!

17- آئین پاکستان کے تحت پارلیمان کی بالادستی ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مقنّنہ، انتظامیہ اور عدلیہ کے اختیارات اور حدود کا تعین کر دیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ ملک میں آزادانہ، شفاف اور غیر جانبدارانہ الیکشن کرائے۔ پچھلی حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ملک کے سیکیورٹی، معاشی اور داخلی حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ فوری الیکشن کا انعقاد ملک کے قومی مفاد میں نہیں ہے۔ مردم شماری (Census) کا عمل بھی تقریباً مکمل ہونے کے قریب ہے جس پر قوم نے 35 ارب روپے کا خرچہ برداشت کیا ہے۔

جناب اسپیکر!

18- سپریم کورٹ کے حالیہ Multiple احکامات کی روشنی میں اس معزز ایوان نے ایک قرارداد کے ذریعے باور کرایا ہے کہ سپریم کورٹ کا اکثریتی فیصلہ 3-4 کا فیصلہ ہے جس میں Suo-moto Notice کی نفی کی گئی ہے۔ اس ایوان نے حکومت پر یہ بھی زور دیا کہ 0-3 کا فیصلہ اقلیتی فیصلہ ہے اور اس پر عملدرآمد

نہ کیا جائے۔

جناب اسپیکر!

19- وفاقی کابینہ نے اپنے حالیہ اجلاس میں اس ایوان کی قرارداد اور سپریم کورٹ کے احکامات پر غور وغوض کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس معزز ایوان کی قرارداد کی روشنی میں عدالت عظمیٰ کے پنجاب اور KP میں صوبائی الیکشن کیلئے رقم مختص کرنے کے حکم کو اس ایوان کے سامنے پیش کرے۔

جناب اسپیکر!

20- کابینہ کے اس فیصلے کی روشنی میں:Money Bill-2023 بعنوان

"Charged Sum for General Election

(Provincial Assemblies of Punjab & Khyber Pakhtunkhwa)

Bill - 2023"

اس ایوان میں پیش کیا جا رہا ہے۔

جناب اسپیکر!

21- سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت وفاقی حکومت کو صوبائی اسمبلی کے الیکشن کروانے کیلئے 21 ارب روپے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو دینے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ یہ انتخابات قومی اسمبلی کے عام انتخابات اور سندھ اور بلوچستان کی صوبائی اسمبلیوں کے عام انتخابات کے بغیر کروائے جانے ہیں۔ وفاقی حکومت کے فیصلوں کی روشنی میں اس معزز ایوان میں آئین کے آرٹیکل (e)81 کے تحت یہ Money Bill متعارف کروایا جارہا ہے۔

جناب اسپیکر!

22- وزیراعظم محمد شہباز شریف کی قیادت میں موجودہ حکومت اس امر کیلئے پرعزم ہے کہ وطن عزیز کو ایک دفعہ پھر درپیش دہشت گردی کے ناسور سے پاک کیا جائے اور اسے معاشی، سیاسی اور آئینی بحران سے جلد سے جلد نکالا جائے۔ ہمیشہ کی طرح کامیابی اور ترقی پاکستان کا مقدر بنے گی۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو...... پاکستان زندہ باد

***